دل کی بات

پاکستان ـــــ سیکولر سٹیٹ کی راہ پر گامزن......؟

ایک اخباری خبر کے مطابق امریکی وزیر خارجہ کولن پاؤل نے کہا ہے کہ "پرویز مشرف پاکستان میں سیکولر معاشرے کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں بہت سے اقدامات کئے ہیں مگر ابھی مزید اقدامات کی ضرورت ہے"

اِدھر صدر پرویز مشرف نے متحدہ مجلس عمل کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کہا کہ "پاکستان کو سیکولر سٹیٹ نہیں بنایا جارہا۔ آئین کا بنیادی ڈھانچہ برقرار رہے گا"

مذکورہ بیانات کے تضاد کو حکومت کی حالیہ پالیسیوں اور عملی اقدامات کے تناظر میں دیکھا جائے تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔ افسوس یہ ہے کہ پاؤل سچ بول رہا ہے اور پرویز غلط بیانی کر کے کروڑوں پاکستانیوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۱۱ر ستمبر کے بعد موجودہ حکومت نے اپنی پالیسیوں کے حوالے سے جو الٹی زقند لگائی ہے اس سے پاکستان کا فکری و نظریاتی تشخص شدید مجروح ہوا ہے۔ اور جس ڈھٹائی کی ساتھ حکمرانوں نے اسلام اور امت مسلمہ کا تمسخر اڑایا ہے وہ عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

سابقہ افغان پالیسی سے یکسر انحراف اور اپنے مسلمان بھائیوں کے قتل میں مکمل طور پر شریک ہو کر ان کے خون بے گناہی سے ہاتھ رنگے گئے، سودی نظام کے تحفظ کے لئے تمام حکومتی وسائل بروئے کار لا کر اسے عدالتِ عظمیٰ سے جائز قرار دلوانے کی بھرپور کوشش کی گئی، سرکاری وکیل سید ریاض الحسن گیلانی نے دلیل یہ پیش کی کہ: جب اکثریت حرام عمل اختیار کر لے تو ریاست کا فرض بنتا ہے کہ انہیں ریگولیٹ کرے اور تحفظ فراہم کرے۔ یہود و نصاریٰ کی اتباع میں جہاد کو دہشت گردی اور بنیاد پرستی کہا گیا۔ دینی مدارس پر قبضہ کر کے معاشرے میں اسلام کی تعلیم و تدریس کو روکنے کی کوششیں جاری ہیں۔ میڈیا کو نام نہاد آزادی دے کر عریانی، فحاشی اور منکرات کو ثقافت کے نام پر عام کیا جا رہا ہے۔ دین و مذہب کو فرد کا ذاتی معاملہ قرار دے کر ریاست کو عملی طور پر دین سے الگ کرنے کی بھرپور کوششیں جاری ہیں اور ریاست کے معاملات میں جو تھوڑا بہت اسلام دخیل ہے۔ اسے "سماجی جبر" کے طور پر قبول کرنے کے لئے قومی

سطح پر ذہن سازی کی جا رہی ہے۔ گویا ایک ایسا ''آئیڈیل معاشرہ'' تشکیل دیا جا رہا ہے جس میں پانچ وقت نماز پڑھنے والا فرد پانچوں عیب بھی کھلی آزادی کے ساتھ سرانجام دے یعنی آئین کی ''بنیاد اور ڈھانچہ'' دونوں برقرار رہیں یاد ش بخیر گورنر پنجاب فرماتے ہیں ''ہم نئے پاکستان کی بنیاد رکھیں گے'' گویا بانیٔ پاکستان محمد علی جناح کا پاکستان ختم ہو چکا ہے۔ درج بالا منظر نئے اور روشن خیال پاکستان کی ایک معمولی جھلک ہے۔ جس میں آئین معطل، عدلیہ محبوس، مقننہ برخاست، انتظامیہ مجبور، علماء اور سیاست دان مقید، سیاسی و دینی جماعتیں معتوب اور عوام کالانعام ہیں۔ حبیب جالب نے سچ کہا تھا...

یہ تیرا پاکستان ہے نہ میرا پاکستان ہے

یہ اُس کا پاکستان ہے جو صدر پاکستان ہے

اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ پاکستان میں جتنے بھی اقدامات ہو رہے ہیں وہ بھی کسی ''جبر'' کا ہی نتیجہ ہیں۔ امریکہ کا جبر۔ اگر ہم پہلے دن اس ''جبر'' کو قبول کرنے سے انکار کر کے اپنی خود مختاری و خودداری کو بچا لیتے تو آج اتنے ''مجبور'' نہ ہوتے۔ کولن پاوَل سچ نہ کہتا اور ہم جھوٹ نہ بولتے۔ نہ جانے اکبرالٰہ آبادی نے کس منظر سے متاثر ہو کر یہ شعر کہا تھا

بوزنا کو رقص پر کس بات کی میں داد دوں

ہاں یہ جائز ہے کہ مداری کو مبارک باد دوں

اب بھی وقت ہے۔ ابھی صبح قیامت کا سورج طلوع نہیں ہوا، ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے ایمان کا تقاضا اور مطالبہ یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لائے ہو تو ثابت قدم بھی رہو۔ پھر دیکھو تمہارے رب کی مدد کس طرح تمہارے قدم چومتی ہے۔ اور کچھ نہیں تو طالبان کی استقامت سے ہی سبق حاصل کرو، تم نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے عقیدہ و ایمان کو بچانے کے لئے حکومت قربان کر دی ان کا قافلۂ حق نما اور کاروانِ وفا پھر جادہ پیما ہو رہا ہے۔ انہوں نے دنیا بھر میں اپنے چاہنے والوں، محبت کرنے والوں اور عقیدت و ارادت رکھنے والوں کو مایوس نہیں کیا۔ پاکستان کی دینی قیادت، جماعتیں اور مدارس حوصلہ مندی اور پامردی کے ساتھ سیکولرازم کا راستہ روکیں گے۔ قیام پاکستان کے مقاصد، نظریاتی و زمینی سرحدوں کے تحفظ اور وطن کی بقاء و استحکام کے لئے دینی قوتیں سنگ مزاحم ثابت ہوں گی۔ پاکستان کو سیکولر سٹیٹ نہیں بننے دیا جائے گا۔ پاکستان کی بقا صرف اور صرف اسلام سے وابستہ ہے۔